ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی

تجارت میں حرام و حلال کے اصول

اسلام سے قبل دنیا میں جہاں اور بہت سی اجارہ داریاں قائم تھیں وہاں تجارت ‘خرید و فروخت میں خود ساختہ منافع کمانے کے اصول بروئے کار لائے جاتے تھے۔ تاجروں کا مقصد گاہکوں کی مجبوریوں ‘ذخیرہ اندوزی سے فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ جھوٹی قسمیں کھا کھا کر مال فروخت کرتے۔ لات و عزیٰ کی قسموں سے غیر موجود مال (جو ابھی راستے میں ہی ہوتا) کا سودا کرتے۔ عیب دار چیزوں کو الٹ پلٹ کر کے دکھاتے اور بیچتے۔ رحمۃ العالمینؐ نے جہاں اور اجارہ داریاں ختم کر دیں تھیں وہاں تاجروں کے لئے اسلامی اصول تجارت بتادے اور عمل در آمد کی تلقین فرمائی تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ان پر سختی سے پابندی کرائی۔

وقت کے ساتھ ساتھ مغرب کی مادہ پرست تحریکوں نے اب پھر مسلمانوں کو بھی راہ راست سے دھکیل دیا جس کی بدولت خالص نبوی اسلوب پس منظر میں چلا گیا۔ دور جدید کے فکری اسالیب ایک طوفان بلا خیز کے ساتھ دینی روایات کے آگے بند باندھنے میں بہت کامیاب ہو گئے۔ عامۃ الناس میں قرآنی اصول و ہدایات ‘منطق استقرائی سے صرف نظر۔ مغرب کی بالادستی اور ان کی تہذیبی امامت کو مقدمۃ الجیش بنانے سے اندرونی تنوع کے باوجود خوب پروان چڑھا۔ حضور بیکس پناہ سید المرسلین ﷺ کے قائم کردہ اصول تجارت کو بالائے طاق رکھ کر ہم بھاگے جا رہے ہیں ذیل میں چند احکام نبوی ﷺ آپ کے فائدے کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں ”شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات“

ذخیرہ اندوز کی پہچان :

حضور ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کو بہت برا بتایا ہے حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ذخیرہ اندوز کی یہ نشانی بتائی کہ جب نرخ کم ہوتے ہیں تو وہ بہت افسردہ ہوتا ہے۔ اور جب قیمتیں بڑھ جاتی ہیں تو بہت خوش ہوتا ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوز اچھا آدمی نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی قیمت کم کرتے ہیں تو اسے ملال ہوتا ہے۔ اور جب اس کا نرخ بڑھتا ہے تو اسے مسرت ہوتی ہے حضرت عمرؓ سے ایک اور روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جس نے ذخیرہ اندوزی کی اور مسلمانوں کو اشیائے خوراک مال ہونے کے باوجود صحیح نرخ پر نہ دیا اس پر جذام اور افلاس مسلط ہو جاتا ہے“ (بیہقی۔ ابن ماجہ)

بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ایسے کمائے ہوئے مال میں سے خیرات ‘زکوۃ دے دیں گے تو معاملہ

ٹھیک ہو جائے گا ایسا نہیں ہو تا' صدقہ 'خیرات حلال مال سے قبول ہو تا ہے۔ حضور کریمؐ نے فرمایا کہ جس نے چالیس دن سے زیادہ اشیائے خوراک کا ذخیرہ اس لئے کہ نرخ بڑھ جائیں گے تو فروخت کرے گا۔ منافع کمایا پھر اس منافع سے خیرات بھی کر دی تو یہ اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

ذخیرہ اندوز لعنتی ہے :

ذخیرہ اندوز اس حالت میں لعنتی ہے کہ جب انسان کچھ خرید کر ذخیرہ کر لے تا کہ بعد میں ضرورت مندوں کے ہاتھوں مہنگے داموں میں فروخت کرے۔ (مشکوۃ) علامہ محی الدین ابو بکر یحییٰ نے بھی شرح مسلم میں اس سے ملتے جلتے الفاظ میں احتکار کی حرمت بیان کی ہے۔

ذخیرہ اندوزی شریعت مطہرہ نے اس لئے ممنوع قرار دی ہے کہ اس سے اللہ کے بندوں کو تکلیف اور نقصان ہو تا ہے۔ دین اسلام تو ایک ایسا مذہب ہے جو حیوان کو بھی تکلیف دینے کی اجازت نہیں دیتا۔ علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کسی کے خوراک کا سامان اتنا ہو جس سے دوسروں کی ضرورت پوری ہو سکے اور وہ دوسری جگہ اس شہر میں نہ ملتا ہو تو اس کو سامان فروخت کر دینے پر مجبور کیا جائے تا کہ لوگوں کی تکلیف رفع ہو سکے۔ جو شخص ذخیرہ اندوزی کر تا ہے۔ وہ مخلوق خدا کو تکلیف دینے کا مرتکب ہو تا ہے۔ اور جو مخلوق خدا کو تکلیف دینے کا مرتکب ہو تا ہے وہ یقیناً اللہ کی رحمت سے دور رہتا ہے۔ اور جو اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ لعنتی ہو تا ہے۔

مشتبہ کام سے گریز کرو :

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے سرور کائنات ﷺ سے سنا کہ سب کو حلال کا بھی پتہ ہے اور حرام کا بھی۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں بھی ہیں جن کی حقیقت تمہیں واضح نہیں ہوتی۔ پس آپ کو چاہیے کہ مشتبہ چیز سے بھی پرہیز کرو اپنے دین اور ایمان کو محفوظ رکھو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو کسی کے کھیت کی منڈیر پر چرا رہا ہے اور خطرہ محسوس کر تا ہے کہ بکریاں دوسرے کے کھیت میں نہ گھس جائیں کیونکہ کھیت کی مینڈ ٹوٹی ہوئی اور کہیں نظر ہی نہیں آتی۔

حسن بن علیؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تجھے جو چیز شک میں ڈال دے کہ یہ حرام ہے یا حلال اس کو چھوڑ دینا بہتر ہے اور جو عمل تجھ کو شک میں نہ ڈالے (کیونکہ سچائی دل کے لئے اطمینان بخش چیز ہے اور باطل شک کا موجب ہو تا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اس سلسلے میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ جو چیز کھاتے ہیں اس میں بہتر وہ چیز ہے جو اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائی جائے۔ اور تمہاری اولاد کی کمائی ہوئی چیز بھی تمہارے لئے جائز

ہے۔ ابن ماجہ سے روایت ہے کہ جو چیز آدمی نے کھائی اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی کمائی سے ہو اور اسکے بعد اس کی اولاد کی۔ (بخاری' ترمذی' مسلم)

قسمیں کھا کر مال فروخت نہ کرو :

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں آپ نے سنا رسولؐ سے کہ قسم کھا کر مال فروخت نہ کرو۔ قسمیں کھا کھا کر مال فروخت کرنا برکت کو ضائع کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ بات نہیں کریں گے۔ نہ ان کی طرف دیکھیں گے نہ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے۔ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابو ذرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کون بدبخت ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ایک وہ شخص ہوگا جس کا کپڑا (پاجامہ یا تہبند) زمین پر لٹکتا ہوگا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ گھسٹ رہا ہوگا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی پر احسان کر کے جتاتا ہوگا۔ تیسرا وہ جو قسم کھا کھا کر مال فروخت کرتا ہے چاہے وہ سچی قسم ہی کھاتا ہو۔ (مسلم' بخاری ابن ماجہ)

ابو قتادہؓ نے کہا کہ آپ نے حضورؐ کو فرماتے سنا کہ خرید و فروخت کے معاملات میں قسمیں مت کھایا کرو۔ اس لئے کہ قسمیں کھانا (چاہے وہ سچ ہی کیوں نہ ہوں) قسم کھانے کے رواج کو بڑھاتا ہے (مسلم)

عبید بن رفاعہؓ نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت بیان فرمائی ہے کہ تاجر لوگوں کا حشر فاجروں' نافرمان لوگوں کے ساتھ ہوگا مگر نہیں ان تاجروں کے جنہوں نے اپنا مال جھوٹی قسمیں کھا کھا کر بیچا۔

مال یا چیز قبضہ میں نہیں اور فروخت کرنا :

قبل اسلام بھی ایسا ہی تھا مگر اب مغربی بود و باش نے ایسا فروغ دیا ہے کہ بیچنے والے کے پاس سامان موجود ہی نہیں ہے اور وہ کسی دوسرے سے اس شئے کا سودا بڑے وثوق سے کر لیتا ہے گاہک سے بتا دیتا ہے کہ سامان سٹور یا گودام میں پڑا ہے وہاں سامنگوا کر دے دیتا ہوں آپ کل آجائیں یا مال کل آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ یا کہہ دیتا ہے کہ مال لاری اڈے پر ہے یا ریلوے مال گودام سے اٹھانا ہے۔ اس طرح گاہک سے بیعانہ یا پوری رقم وصول کر لیتے ہیں اور پھر بازار سے وہ سامان خرید کر دے دیتے ہیں۔

حضرت حکم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع فرمایا اس کام سے اس سامان کو بیچنے سے میرے قبضہ میں نہیں ہے ایک دوسری روایت میں حضرت حکم بن حزامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور مجھ سے سامان مانگتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے کیا میں اسے بازار سے خرید کر دے سکتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہیں اسے فروخت مت کرو۔ (ترمذی' نسائی)

ایک آدمی کی ملکیت میں جب کوئی چیز نہیں ہے تو ظاہر ہے اس کی فروخت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک شخص نے کسی دوسرے کی چیز جو اس کی ملکیت نہیں تو اس کے سودا کرنے یا فروخت کر دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ دیکھیں کہ منڈیوں میں جو آڑت کہلاتی ہے وہاں کیا ہوتا ہے کیا یہ نہیں ہوتا!

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حکم بن جزمؓ نے خوراک کا بہت سامان خریدا ہے جسے خریدنے کا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حکم دیا تھا مگر وہی سامان حکمؓ نے قبضہ میں لینے سے قبل فروخت کر دیا۔ جب یہ بات حضرت عمرؓ تک پہنچی تو انہوں نے یہ سودا رد کر دیا اور فرمایا کہ جب تک چیز یا سامان کو اپنے قبضے میں نہ لو اسے فروخت نہ کرو۔

خرید و فروخت منع ہے:

واثلہ بن اسقعؓ نے بتایا کہ انہوں نے سنا حضورؐ سے کہ جو شخص عیب دار چیز چھپا کر بیچے اور عیب نہ بتائے وہ غضب الٰہی کا شکار ہوا اور فرشتے اس پر ہمیشہ لعنت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ سامان جس کی قیمت تم نے اچھے اور عمدہ سامان کی لی اور اس میں داغ دھبے دار چیز ملادی اس پر بہت گناہ ہے۔ (مسلم، بخاری)

عبیداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا کہ پھلوں کے باغ اس وقت نہ فروخت کرو جب تک پھلوں میں پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔ اور ممانعت کی خریدنے اور بیچنے کی۔ (بخاری، مسلم)

انسؓ کہتے ہیں کہ آپ نے دریافت کیا باغ پھل آنے سے قبل نہ بیچ دیا جائے تو آپؐ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ جب خداوند تعالیٰ پھلوں کو پکنے سے روک دے تو تم میں سے کون اپنے بھائی کا مال لے گا۔ پہلے یہ طریقہ رائج تھا (بلکہ آج بھی) کہ باغ کا مالک ایک ایک دو دو سال کے لئے باغ بیچ دیا کرتے تھے۔ اور پھل کی خرابی نہ فصل نہ ہونے کی وجہ سے بہت زبردست نقصان ہوتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ طریقہ غلط ہے اگر کسی آفت کی وجہ سے پھلوں میں کمی ہو جائے تو خریدار کو نقصان ہوتا ہے۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسولؐ سے اگر تو نے پھلوں کو اپنے بھائی (کسی مسلمان) کے ہاتھ فروخت کیا اور ان پھلوں پر کوئی آفت نازل ہوئی اور وہ برباد ہو گئے تو تجھکو خریدار سے کچھ لینے کا حق نہیں ہے۔ لہذا جب تک پھلوں میں پختگی ظاہر نہ ہو جائے مت خریدو اور مت بیچو۔ عرض کی پختگی کا کیا مطلب۔ فرمایا کہ جب تک پھل درخت پر نظر آنے لگیں ۔ ابن عمرؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مت خریدو غلہ یا اجناس جب تک تمہارے نہ ہو۔ پہلے یہ دستور تھا کہ تاجر قافلے سے پہلے شہر کے اندر آجاتے مال ابھی راستے میں اونٹوں پر ہوتا اور یہ بتا کر اتنا غلہ آرہا ہے سودا کر لیتے تھے۔ اس طریقہ کو سخت منع فرمایا کہ جب تک وہ سامان جس کا تم سودا کرو تمہارے سامنا نہ ہو اس کا سودا مت کرو۔ منع فرمایا کسی چیز کو قبضے میں لینے سے قبل پیسے ادا کرنے سے۔ حضرت

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

علماء وطلباء کیلئے یکساں مفید

شروحات بخاری میں ایک مستند جامع شرح کا اضافہ

الخیر الجاری

فی شرح صحیح البخاری

کامل 6 جلد

تصنیف

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت فیوضہم

خلیفۂ ارشد حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ وحضرت مولانا مسیح اللہ رحمہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

خصوصیات

۱۔ محدثِ کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ اور استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ جیسی تین عظیم شخصیات کے علوم کا خلاصہ۔

۲۔ **تحفتہ القاری شرح صحیح بخاری** غیر مطبوعہ از حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ سے استفادہ بالخصوص اور تقریباً ساٹھ دیگر شروحات جامع خلاصہ

۳۔ مذاہب کا خاص طور پر محتاط انداز سے بیان

۴۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ کے دوران تدریس بتلائے گئے علمی فوائد پر مشتمل۔

۵۔ بخاری شریف کے ابواب کی اغراض (جن کی ابحاث میں بنیادی اور مرکزی حیثیت ہے) تحفتہ القاری (غیر مطبوعہ) سے موخوذ ہیں۔

۷۔ شرح ہذا مصنف موصوف کے سالہا سال تدریسی تجربات، وسیع مطالعہ، علم حدیث سے خصوصی شغف کا ثمرہ ہے۔

۸۔ ابتداء میں علمی مقدمہ جو مبادیات و متعلقات حدیث، امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات، مذہب، طرز تصنیف، افضلیۃ صحیح البخاری علی صحیح مسلم، دیگر صحاح کا طرز تالیف وغیرہ فوائد عجیبہ ونکات لطیفہ پر مشتمل ہے

۹۔ بقول مصنف یہ تصنیف نہیں بلکہ برائے تدریس قابل اعتماد معلومات کا ذخیرہ ہے۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

خصوصی رعایت

کامل 6 جلد اعلیٰ کاغذ

خوبصورت جلدوں میں

قیمت 675 روپے

E-Mail:Ishaq90@hotmail.com ☎ 540513-41501

نوٹ:۔ مصنف کی شرح ترمذی وشرح ابوداؤد زیر طبع